سوال

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین دن نماز تراویح پڑھائی تھی وہ عشاء کی نماز کے فورا بعد پڑھائی تھیں یا تہجد کے وقت؟ کیا عشاء کی نماز فورا بعد نماز تراویح پڑھنا بدعت ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان میں) ایک مرتبہ نصف شب کے وقت مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں نماز تراویح پڑھی۔ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے۔ صبح ہوئی تو انھوں نے اس کا چرچا کیا، چنانچہ دوسری رات لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہوگئے اور آپ کے ہمراہ نماز (تراویح) پڑھی دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز (تراویح) ادا کی۔ جب چوتھی رات آئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد نمازیوں سے عاجز آگئی یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے آپ باہر تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ تمھارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا نماز شب فرض ہو جائے، پھر تم اسے ادا نہ کر سکو۔'' رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ (صحيح البخاري، صلاة التراويح : 2012)

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پہلی رات تراویح کی جماعت آدھی رات کے وقت کروائی تھی۔

نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے جس کو لوگ عَتَمَۃ کہتے ہیں فراغت کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک رکعت پڑھتے۔ جب مؤذن صبح کی نماز کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا آپ ﷺ کے سامنے صبح واضح ہو جاتی۔ اور مؤذن آپ ﷺ کے پاس آجاتا تو آپ ﷺ اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے پھر اپنے داہنے پہلو کے بل لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ ﷺ کے پاس اقامت (کی اطلاع دینے) کے لئے آجاتا۔ (صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرہا: 736)

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بن محمد بلال